عبادات وصلوٰة جنازه و مقاتلهٔ کفار
واقامت حدود وعقد نکاح باعلان و
نوافل عبادات و زیارت قبور بستر و کتمان
واز انجمله ست تخصیص بعضے افعال باجتماع
وبعضے بانفراد مثل صلوٰة جمعه عیدین و
صلوٰة خمسه تراویح وصلوٰة خسوف و کسوف
و استسقا و صلوٰة جنازه وحج وجهاد و نکاح
مشروع ست باجتماع و نوافل غیر نوافل
مذکوره و زیارت قبور مشروع ست بانفراد
واز انجمله ست تعیین طرق جبر نقصان
مثل تعیین قضا و فدیه و مثل هالک یا قیمت
آن درصورت تلف مغصوب یا اتلاف
ودیعت مثل دیت نفس یا اعضا درصورت
جنایهٔ خطا وامثال آن واز انجمله ست
تعیین آثار و ثمرات در ابواب عبادات
یا معاملات یا جنایات مثل فراغ ذمه در دنیا
و استحقاق اجر خاص در عقبے در ابواب
عبادات و حلت تمتع و ثبوت نسب در ابواب
نکاح و لزوم عدت در باب طلاق و مثل
ثبوت ملکیت در باب بیع و لزوم حدود
و تعزیرات و کفارات در باب جنایات
بالجمله تعیین دو مذکوره و امثال آن از
تحدیدات شرعیه از ابواب تشریع ست که

عبادتون اور نماز جنازہ اور لڑائی کافرون اور قایم کرنے
حدون اور عقد نکاح کا ساتہ شہرت کے اور نفل عبادتون
اور زیارت قبرونکا ساتہ پوشیدگی اور تنہائی کے
اور انہین سے ہے خاص کرنا بعض کامون کا بیچ اکٹہے ہونے کے
اور بعضے کا تنہا جیسے کہ نماز جمعہ اور نماز دونو عیدین کے
اور نماز پنجگانہ اور تراویح اور نماز سورج گہن اور چاند گہن
اور نماز طلب مینہہ اور نماز جنازہ کی اور حج اور جہاد اور نکاح
شرع سے ہے جمع ہو کر اور نفل اور غیر نفل ذکر کیے گئے اور
زیارت قبرون کی بطور سنت کی جایز ہے تنہا اور انہین سے
ہے معین کرنا ان رسمون کا جو پورا کرتی ہین نقصان کا
جیسے کہ معین کرنا قضا اور فدیہ کا اور مثل شی ہلاک ہو جانے
کے یا قیمت اوسکی بیچ صورت تلف ہونے شے غصب کیے گئے
کے یا تلف کرنے امانت کے جیسے دیت جان کی یا اعضا کے
بیچ صورت نقصان خطا کے اور مانند اسکی اور انہین سے
ہے معین کرنا نشانیون اور نتیجون کا بیچ مقدمہ عبادتون
یا معاملون یا نقصانون کے جیسے فارغ الذمہ ہونا
دنیا مین اور مستحق ہونا ثواب خاص کا آخرت مین
عبادتون کے باب مین اور حلال ہونا فائدے اور لینے کا
اور ثابت ہونا نسب کا نکاح کے باب مین اور لازم ہونا عدت کا
طلاق کے باب مین اور ثابت ہونا ملک کا بیچ کے باب مین
اور لازم ہونا حدون اور تعزیرون اور کفارون کا نقصان
و گناہون کے باب مین حاصل کلام کا یہہ کہ دونو جہین ذکر
کی گئین اور مانند اسکی جو حدود شرعیہ ہین وہ سب اقسام تشریع

در کریمه تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ و در حدیث اِنَّ اللّٰهَ حَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تُضَيِّعُوْهَا بآن اشاره رفته و در مقام بابی ست نهایت طویل الاذیال دقیق الماخذ که جولان گاه علمای ربانیین ست و آن باب حفظ مراتب امور دینیه و رعایت مدارج احکام شرعیه ست بیانش آنکه چنانکه هرگاهی که عالم ربانی در امری از امور شرعیه که مرکب از امور کثیره باشد تامل نماید دلائل شرعیه متعلقه آن امر را در ذهن خود جمع کند لابد برو واضح میگردد که هرچند جمیع امور مذکوره در نظر شارع مستحسن و مرغوب است اما اهتمام ببعضے ازان ازید است به نسبت بعضے دیگر مثلا هرچند نماز بجمیع ارکان و هیأت و شروط خود مطلوب ست اما اهتمامیکه بارکان و شروط آن متعلق ست بغیر آن نیست اهتمامیکه بطهارت متعلق ست باستقبال قبله نیست ولهذا استقبال قبله در بعضے اوقات ساقط میگردد بخلاف طهارت و اهتمامیکه بقراءة فاتحه متعلق ست بسوره دیگر نه ولهذا در رکعتین آخرین قراءة سوره ساقط میگردد وهمچنین هرگاهی که عالم ربانی که وسیع العلم

بیچ آیت شریف کے ہے — یہ حدین اللہ کی مت تجاوز کرو اُنسے اور جو کوئی تجاوز کریگا حدود اللہ سے پس وہی ظالم ہے — اور بیچ حدیث شریف کے کہ تحقیق اللہ نے مقرر کی ہیں حدین پس ضایع مت کرو انکو ایطرف اشارہ ہوا ہے اور اسجگہہ ایک باب ہے نہایت دراز دامن اور باریک ہی گرفت مین کہ وہ میدان دوڑنیکا عالمون ربانی کا ہے اور وہ باب نگاہ رکھنا ہے مرتبون کی امور دین مین اور رعایت کرنا درجون کے ہر احکام شرعی کی بیان اوسکا یہہ ہے کہ جسوقت عالم ربانی بیچ ایسی کسی کام کے کامون شرعی سے کہ وہ بہت کامون سے مرکب ہو تامل کرے اور دلیلین شرعی متعلق اوسی کام کے ہین اپنی ذہن مین انکے اکٹھے کرے تو ضرور اوسپر واضح ہوگا کہ ہرچند سب کام ذکر کئے گئے نظر مین شارع کے بہتر اور مرغوب ہین مگر اہتمام بعض کامونکا زیادہ ہے بہ نسبت بعض کے مثلا ہرچند نماز ساتہ تمام رکنون اور شرطون اور صورتون اپنے کے مقصود ہے مگر جو اہتمام کہ ساتہ ارکان اور شرطون اوسکے کی متعلق ہے اور بغیر شرطکے اونکی نہین ہے اور جو اہتمام کہ ساتہ طہارت کے متعلق ہی ساتہ استقبال قبلہ کے نہین ہے سو منہ کرنا طرف قبلہ کی بعضے وقت ساقط ہوتا ہے برخلاف طہارت کے اور جو اہتمام کہ پڑہنے فاتحہ کا ہے متعلق دوسری سورت کا نہین ہے اسلیئے اور رکعتون اخیر مین پڑہنا سورت کا ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح جسوقت عالم ربانی فکر کرنا ویسے عسیر —

ولطیف الذہن باشد در مجموع سیرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تامل میفرماید لابد برا و واضح
میگردد کہ ہر چند انچہ سیرت مذکور بران مشتمل است
ہمہ از قبیل سنت نبویہ ست مگر آنکہ ہر فعل را
ازان موقعی ست در باب تعلق اہتمام آنجناب
باو کہ دیگر برا نہ واینمعنے بملاحظہ قراین حالیہ
ومقالیہ آنجناب لایح میگردد یعنی امتیاز
درمیان مہتم بالشان وغیر مہتم بالشان
ودرمیان اہم ومہم ذہن نشین او میشود
وانچہ قابل تعلیم وترویج ست از انچہ باین مرتبہ
نیست متمیز میگردد مثلا اہتمامیکہ بترمیم
تعمیر مساجد وفراہم کردن اسباب آبادی
آن متعلق ست بمقابر نیست وانچہ در باب
اجتماع مسلمین در مساجد از قسم تاکید بر آن
تہدید بر ترک آن واظہار رضامندی بوقوع
آن وناخوشی بفقدان آن وبیان منافع تحقق
آن ومضار عدم آن وامثال آن از جنس
ترغیب وترہیب تعلق دارد سعی واہتمام
باید کرد وبزیارات قبور نباید کرد وانچہ درباب
ایصال منفعت بسوی میت از قسم ترغیب
وترہیب تاکید وتشہیر وترویج والتزام در مقدمہ
نماز جنازہ باید کرد بدیگر ادعیہ نباید کرد درانجا
بمطلق دعا باید کرد وتصدق عن المیت

اور پاکیزگے ذہن کی رکہتا ہو اور بیچ تمام خو او خصلت آنحضرت
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تامل کرے ضرور اوسپر واضح ہوگا کہ
ہر چند جو خصلتیں ذکر کیے گئی شامل ہین وہ سب قسم سنت
سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین مگر ہر کام کے لیئے اوسمین سے
ایک موقع ہے بیچ مقدمہ متعلق ہونی اہتمام پیغمبر صلعم کے
دوسرے کام کے لیئے نہین ہے اور یہہ مضمون ملاحظہ کرنے
قرینون حالی اور مقالی پیغمبر صلعم سے واضح ہوتا ہے یعنے
فرق درمیان اہتمام والی کامون سے اور غیر اہتمام والی
اور درمیان زیادہ اہتمام والی اور کم اہتمام والے کے اوس
سے ذہن نشین اوسکے ہوتا ہے اور جو کام قابل سکہانے اور
رواج دینے کے ہے اوس کام سی کہ جو اس مرتبہ مین نہین ہے
تمیز کیا گیا ہوتا ہے مثلا جو اہتمام کہ بنانی اور درست کرنے
مسجدون اور اکہٹی کرنے مین اسباب آبادی اوسکی متعلق ہے
ساتہ قبرون کی نہین ہے اور جو کچہ کہ بیچ مقدمہ جمع ہونے
مسلمانون کی مسجدون مین تاکید اور ڈرانی سے اوپر چھوڑنے
اوسکے کے اور ظاہر کرنے رضامندی سے ساتہ واقع ہونی اوسکے
اور ناخوشی ساتہ نہ واقع ہونے اوسکے سے اور بیان منافع
جمع ہونیکا مسجد مین اور نقصان نہ جمع ہونیکا اور مانند
اسکے جو کچہ رغبت دلانی اور ڈرانے کے ساتہ تعلق رکہتا ہے
کوشش اور اہتمام کرنا چاہیئے زیارت قبرونکا نہ چاہیے
کرنا اور جو کچہ بمقدمہ پہونچانے نفع کے طرف میت کے اوس قسم
سے رغبت دلانی اور ڈرانی اور تاکید کرنے اور شہرت اور
رواج دینی اور لازم پکڑنے نماز جنازہ کے مقدمہ مین چاہیے

نباید کرد و آنچه بتصدق مذکور باید کرد تا ایصال
ثواب عبادات از نماز و روزه و تلاوت و ذکر
نباید کرد و آنچه در باب اقامت جهاد از قسم
سعی جسمانی و نفسانی یعنی ترغیب و تالیف و
تدبیر و صرف اوقات عزیزه در تمهیدات
آن و امثال آن از مساعی بلیغه باید کرد
در باب تعلیم علوم غیر ضروریه و التزام خلوات
و ضبط اوقات بانواع عبادات و ریاضات
و اذکار و مراقبات نباید کرد و آنچه در باب
مزاولت اسلحه و سائر آلات حرب سعی و کوشش
باید کرد در باب جمع کتب و بناء مدارس و
خانقاهات نباید کرد و آنچه در باب دعوت
عوام الناس بسوی ظاهر کتاب و سنت سعی
باید کرد در باب دعوت دانشمندان فنون
بسوی مسائل غریبه قیاسیه و مباحث عمیقه
کلامیه و اشارات دقیقه صوفیه نباید کرد
بالجمله هر کسیکه بسیرت نبویه و سنت قرون
ثلثه مشهود لها بالخیر مهارت داشته باشد
مراد پوشیده نخواهد ماند حاصل کلام آنکه مباحث
تشریعی باوجود کثرت شعب و تعین ... بر دو باب
دو باب راجع میشود باب ... [illegible]
مراتب امور ... [illegible]
... [illegible]

نہ چاہیئے اور جو کچھ ساتھ خیرات ذکر کیے گئے کے چاہیئے ساتھ
پہونچانی ثواب عبادت کے نماز اور روزہ اور تلاوت
قرآن اور ذکر اللہ سے نہ چاہیئے اور جو کچھ بیچ مقدمہ قایم
کرنے جہاد کے اقسام کوشش جسمانی اور نفسانی سی یعنی
رغبت اور الفت دلانا اور تدبیر کرنا اور صرف کرنا وقتون
عمدہ کا بیچ آراستگی اوسکی کی اور جو مانند اسکی ہی بہت
کوشش کرنا چاہیئے بیچ مقدمہ سکھانی علوم غیر ضروری اور
لازم پکڑنے خلوتون اور ضبط کرنے وقتون کے ساتھ اقسام
عبادت اور مجاہدہ اور ذکر اور مراقبہ سے کے نہ چاہیئے
اور جو کچھ بیچ مقدمہ استعمال ہتیارون اور تمام آلون لڑائی
کے کوشش اور محنت چاہیئے بمقدمہ جمع کرنے کتابون اور
بنانی مدرسون اور خانقاہون کے نہ چاہیئے اور جو کچھ بلانے
مین عام لوگونکی طرف ظاہر قرآن اور حدیث کے کوشش چاہیئے
بیچ مقدمہ بلانے دانشمندون اور علوم کے طرف مسئلون عجیب
قیاسی اور ایسے بحثون علم عمیقہ کلام اور اشارتون باریک
صوفیون کے ۔ چاہیئے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ جو کوئی کہ ساتھ
خصلت پیغمبر اور طریق تینون قرنون کے کہ گواہی دی گئی ہے بخیر
ساتھ بہتری انکی مہارت رکھتا ہو یہ بات اوسپر پوشیدہ
نہ رہیگی خلاصہ کلام یہہ ہے کہ بحثیں تشریعی کی باوجود کثرت
شاخون اور تعین ہونے وجہون کے طرف انہیں دو باب کے
رجوع کرتے ہین ایک باب تعینات حدود کا ہے اور دوسرا
باب ... انکا قائم دین سی ہیں کلمہ ما موصولہ کی بیچ حدیث
... کے واقع ہوا ہے ایسے معنے مراد ہین ۔

پس معنی حدیث مذکور برین تقدیر چنین باشد
که هرکه احداث کند در امر دین چیزیرا از قسم
تجدیدات یا تغییر موقع امری از امور دین
پس آن چیز رد است پس خلاصه مفهوم بدعت
وصفیه چنین باشد که هر محدثیکه در امری از امور
دین محدث باشد یا به تغییر موقعی که بر آن
امری از امور دین محدث باشد صاحب
آن خصوصیت را مدار اعتبار آن امر دین
در نظر شارع داشته یا متعلق استحسان شرعی
شمرده بعمل آرد یا آن خصوصیت را مبطل
اصل عمل قرار داده یا بسبب سقوط آن اصل از
مرتبه از مراتب قبول فهمیده از آن اجتناب
ورزد پس همان را بدعت وصفیه میگویند
مخفی نماند که از ملاحظه تعریف هر دو قسم بدعت
چنان ظاهر میگردد که اصل مدار مطلق بدعت
بر عقیده است یعنی چیزے را که عند الله نافع
نیست نافع پندارد یا آنچیز را که مضر نیست
مضر پندارد و این را بدعت حقیقیه باید فهمید
و در ینمقام قسمی دیگر است از بدعت که آن را
بدعت حکمیه میگوئیم بیانش آنکه چیزے از
محدثات باشد و صاحب او هر چند اعتقاد
منفعت و مضرت او ندا شته باشد اما با او
همان معامله کند که با امور نافعه یا ضاره

پس معنی حدیث ذکر کیے گئے کی اس تقدیر پر اس طرح ہونگی کہ جو
کوئی پیدا کرے کام دین میں ایسی چیز کہ وہ قسم تعیین کرنے کسی کام
دین سے ہو یا تغییر دینے موقع میں کسی کام کے ہو پس وہ چیز
مردود ہے پس خلاصہ مضمون بدعت وصفیہ کا ایسا ہوگا کہ
جو حدث کسی کام میں امور دین کے نئی نکالی گئی ہو یا جو تغییر
موقع کہ بیچ کسی کام کے کاموں دین سے نئی نکالی ہوئی ہو
ا[illegible] صاحب اوسکا اوس خصوصیت کو مدار اعتبار اوس
کام کا شارع کی نظر میں جانکر یا متعلق خوبی شرعی شمار
کر کے عمل میں لاوے یا اوس خصوصیت کو باطل کرنیوالا اصل
کام کا قرار دیوے یا بسبب گرنے اوس اصل کا کسی مرتبہ میں
مراتب قبول سے سمجھکر اوس سے پرہیز کرے پس اوسیکو بدعت
وصفیہ کہتے ہیں پوشیدہ نرہے کہ ملاحظہ تعریف دو قسم کے
بدعت سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اصل مدار مطلق بدعت کا
عقیدہ پر ہے یعنے اوس چیز کو کہ عند اللہ نافع نہیں ہے مفید
جاننے یا اوس چیز کو کہ مضر نہیں ہے مضر سمجھے اسکو بدعت
حقیقیہ سمجھا چاہیئے اور اس مقام میں ایک اور
قسم کے بدعت ہے کہ اوسکو بدعت حکمیہ
کہتے ہیں بیان اوسکا یہہ ہے کہ جو چیز کہ نئی
نکالے ہوئے ہو اور صاحب اوسکا ہر چند
اعتقاد نفع اور ضرر کا نرکھتا ہو لیکن
اوس سے وہی معاملہ کرے کہ جو مفید
یا مضر کاموں سے

شرعیه باید کرد مثلاً چنانکه در محافظت خصوصیت
روز عید در باب اضحیه با وجود امکان آن در
یوم من الاضحی بنا بر ادراک فضیلت سعی باید
کرد که با وجود گرانی قیمت بسبب وفور رغبت
و تعسر حصول بسبب قلت فرصت بسبب
اشتغال باداء صلوة عید و آداب آن و
کثرت اشتغال بسبب ملاقات اقربا و احباب و قلت
منفعت گوشت اضحیه بنسبت محتاجین بسبب
وفور آن دران روز بالجمله با وجود عوایق و
موانع خصوصیت روز مذکور را از دست نباید
و همچنین تخصیص روز وفات در باب التصدق عن المیت
که با وجود تحقق تنگدستی دران ایام یا هجوم
امراض یا سنوح سفر یا عروض موسم برشکال
یا امثال آن از موانع و عوایق خصوصیت
روز مذکور را از دست ندهند بلکه معامله [illegible]
بعمل آرند و باز دیاد مرض بسبب اشتغال
در سر انجام دادن آن التفات نمایند و تاخیر
سفر روا دارند و رنج فراهم کردن سامان
برشکال که محافظت طعام مذکور بآن تعلق دارد
بر خود گوارا کنند و تلطخ ثیاب در گل و لا روا
دارند و تخلل اوقات تعلم و تعلیم احکام دین
و فقدان اطمینان در عبادات و فوت جماعات
قبول کنند و بفوت خصوصیه مذکوره راضی

شرعی بھی کرنا چاہیے مثلاً جیسے کہ بیچ نگاہ رکھنی خصوصیت
دن بقرعید کے قربانی کی باب مین باوجود ہو سکنے
قربانی کے روز ن پہلون مین بسبب پانی بزرگی کی کہ
دن بقرعید کی یہہ کوشش کرنی چاہیے کہ باوجود زیادتی
قیمت کے بسبب کثرت رغبت اور مشکل ہم پہونچنے
اسکے بسبب کمی جنس اور کمی فرصت کی بسبب شغل ادا نماز
بقرعید اور آداب اوسکی اور کثرت شغل بسبب ملاقات اقربا اور
دوستون کی اور کم نفع گوشت قربانی کی محتاجون کو
بسبب کثرت اوسکی اوس دن خلاصہ یہہ کہ باوجود کثرت مانع
والون اور منع کرنیوالونکے خصوصیت اوس دن مذکور کو
نہ چھوڑنا چاہیے اسیطرح خصوصیت روز وفات کو بیچ مقدمہ
صدقہ دینی کی میت کی طرف سی کہ باوجود ہونے تنگدستی کی اوس
زمانہ مین یا ہجوم بیماریون کے یا واقع ہونی سفر کے یا پیش آنے
موسم برسات کی یا مانند اسکی اور روکنے والے اور منع کرنیوالے
چیزین ہونے خصوصیت اوس دن مذکور کو ہاتھ سی نہین چھوڑتے
بلکہ معاملہ [illegible] کا اپنی عمل مین لاتی ہین اور ساتھ زیادہ ہونے
مرض کے بسبب مشغول ہونی کی سرانجام مین اوسکی التفات نہین
کرتے اور تاخیر سفر کی روا رکھتی ہین اور رنج جمع کرنے سامان
برسات کا کہ محافظت کہانی ذکر کئے گئے کے واسطے ہو سکی اپنے اوپر
گوارا رکھتے ہین اور آلودہ کرنا کپڑونکا کیچڑ پانی مین روا رکھتے
ہین اور خلل وقتون سیکھنے اور سکھانی احکام دین میں
اور کھونا اطمینان کا عبادتون مین اور فوت ہونا جماعتون کا
قبول کرتے ہین اور چھوڑنے خصوصیت مذکورہ پر راضی

نشوند اگرچه بافضیلت یوم مذکور بر سایر ایام
اعتقاد نداشته باشند و چنانکه زن بیوه با وجود
کثرت شبق و شدت افلاس بسبب موت
زوج که متکفل حوایج بشریه او بود و با وجود
عروض وحشت وحدت بمفارقت مونس
خود از زنا اجتناب می نماید و این اجتناب
در مدایح او شمرده میشود و در مقام اثبات عفت
او ذکر کرده میشود همچنین با وجود امور مذکوره
از نکاح ثانی احتراز نماید یا این احتراز را
اندر مدایح او شمرده شود یا در مقام اثبات کمال
عفت او ذکر کرده شود اگرچه بقبح نکاح ثانی
اعتقاد نداشته باشد و چنانکه در مقدمه عقد
نکاح حضور شهود و اذن ولی را از شرائط
صحت او میشمارند چنانکه عقد مذکور را بر ابران
موقوف میدارند اگرچه در تاخیر آن انواع
مضرات محتمل الوقوع باشد همچنان عقد
مذکور را بر استطاعت جهیز یا ولیمه موقوف
دارند که وجود احتمال فقدان کفو یا فوت اولیا
یا غیبوبت ایشان در سفر بران اقدام ننمایند
یا برای سرانجام کردن جهیز یا ولیمه معامله
مداینت با وجود اشتمال آن بر مضرات
معاش و معاد و مثل لحوق افلاس و عزم ربوا
لعمل آرند یا قباحت سوال حالی یا قالی را

نہین ہوتی اگرچہ فضیلت دن ذکر کی گئی کے اور دنون سے
اعتقاد نہ رکھتی ہون - اور جیسے کہ عورت بیوہ باوجود کثرت
خواہش اور شدت مفلسے کے کہ بسبب مرجانے خاوند کے
کہ وہ ضامن حاجتون انسانی کا اوسکی تہا اور باوجود
پیش آنی وحشت تنہائی کے بسبب جدائی غمخوار اپنی کے
زنا سے بچتی ہے اور یہہ بچنا اوسکا تعریف مین گنا جاتا ہے
اور مقام ثابت کرنے عفت اوسکی مین ذکر کیا جاتا ہی اب
اسیطرح باوجود باتون ذکر کے گئے کے نکاح دوسرے سے
پرہیز کرتے ہے یا تو یہہ پرہیز کرنا اوسکی تعریف مین گنا جاتا ہے
یا مقام ثابت کرنے کمال پرہیزگاری اوسکی مین ذکر کیا جاتا ہے
اگرچہ برائی دوسرے نکاح کی معتقد نہو اور جیسا کہ مقدمہ
نکاح مین موجود ہونا گواہون کا اور اجازت ولی کو شرطون
مین صحت سے گنتے ہین جیسے نکاح مذکور کو اسپر موقوف
رکھتے ہین اگرچہ انکی دیر مین طرح طرح کی مضرتون کے واقع
ہونیکا احتمال ہو اسیطرح نکاح مذکور کو اوپر مقدور جہیز
یا ولیمہ کے موقوف رکھتی ہین جیسا کہ درصورت موجود
ہونے احتمال نہونے کفو کے یا فوت ہونے والے کے
یا غایب ہونے انکی سفر مین اوسپر جرات نہین کرتے
یا سرانجام کرنا جہیز اور ولیمہ مین معاملہ قرض کا باوجود
شامل ہونے اوسکے اوپر ضرر دنیا اور آخرت کی مثل
لاحق ہونے مفلسے اور لازم آنے سود کے عمل مین لاتے
ہین یا خرابی سوال کی صورت بنانے یا زبان سے
کہنے

بر خود گوارا کنند و از رسم مذکور فرست سوا
نشوند گو که بوجوب آن اعتقاد نداشته
باشند بالجمله این قسم بدعات را بدعت
حکمیه و عملیه میگوییم پس مفهوم مطلق بدعت
چنین باشد که هر امری از امور مذکوره
در بحث اول یا ثانی که محدث باشد
و صاحبش آنرا از امور دین قرار داده
بعمل آرد یا با و معامله امور دینیه نماید پس
همان چیز بدعت است و چون مفهوم بدعت
منقح گردید پس باید دانست که درین مقام
چند فواید نافع است که آنرا در ضمن چند
مسائل ذکر باید کرد فائده اولی
در بیان آنچه در بدعت حقیقیه داخل است
و آن مشتمل بر چند مسائل است مسئله
اولی باید دانست که مسئله وحدت وجود
و شهود و مبحث تنزلات خمسه و صادر اول
و تجدد امثال و کمون و بروز و امثال آن
از مباحث تصوف و همچنین مسئله تجرد
واجب و بساطت او تعالی بحسب ذهن
یعنی تنزیه او تعالی از زمان و مکان
و جهت و ماهیت و ترکیب عقلی و مبحث عینیه و
زیادة صفات و تاویل متشابهات و
اثبات رویت بلا جهت و محاذات و

او پر اپنے گوارا کرتے ہیں اور رسم ذکر کیے گئے سے باہر
نہیں ہوتے اگرچہ اوسکے واجب ہونیکا اعتقاد نرکھتے
ہوں خلاصہ یہہ کہ اس قسم کے بدعتوں کو بدعت حکمیہ اور
عملیہ کہتے ہیں پس مضمون مطلق بدعت کا اسطرح پر
ہوگا کہ جو کام کاموں ذکر کیے گئے سے بحث پہلے یا دوسرے
میں کہ نئی نکالی ہوئی ہوں اور صاحب اوسکا اونکو
کاموں دین سے قرار دیکر عمل میں لاوے یا ساتھ اوسکے
معاملہ کاموں دین کا کرے پس وہ چیز بدعت ہے اور
جب معنی بدعت کے صاف معلوم ہو چکے پس جاننا چاہیے
کہ اسمقام میں کئی فائدے مفید ہیں کہ انکو ضمن مسئلوں کے
کے ذکر کرنا چاہیے فائدہ پہلا - بیچ بیان اوسکے کہ
جو بدعت حقیقیہ میں داخل ہے اور وہ شامل ہے اوپر کئی
مسئلوں کے مسئلہ پہلا جاننا چاہیے کہ مسئلہ
وحدت وجود اور شہود کا اور بحث تنزلات خمسہ اور
صادر اول اور تجدد امثال اور کمون اور بروز
کے اور مانند اوسکے بحثوں تصوف سے اور ایسا ہی
مسئلہ مجرد ہونے حق تعالی اور بسیط ہونا اوسکا
ذہن میں یعنی پاک ہونا حق تعالی کا زمان اور مکان
اور طرف اور ماہیت اور ترکیب عقلی سے اور بحث
عین ذات ہونے یا زیادہ ہونے صفات کے
اور تاویل متشابہات اور ثابت کرنا دیدار کا بغیر
طرف اور محاذات کے -

واثبات جوهر فرد وابطال هیولی وصورت
ونفوس وعقول یا بالعکس وکلام در مسئلهٔ
تقدیر وکلام وقول بصدور عالم بر سبیل
ایجاب واثبات قدم عالم وامثال آن
از مباحث فن کلام والٰهیات فلاسفه همه
از قبیل بدعات حقیقیه ست اگر صاحب آن
اعتقادات مذکوره را از جنس عقاید دینیه
میشمارد والا درین جزو زمان در بدعات
حکمیه البته مندرج ست چه سعی در ادراک
حقیقیه آن واهتمام بتنقیح آن ومعدود شدن
صاحبان آن در زمرهٔ علمای دین وحکمای
ربانیین وتمدح بآن در مقام ذکر کمالات
دینیه در عرف عوام بلکه در کلام خواص هم
دایر وسایر ست مسئلهٔ ثانیه سعی کردن
در تحصیل مقام فنای علمی وانسلاخ وضمحلال
وانکشاف مغیبات مثال وواردات
وجد وحال وغیبت واستغراق وسکر وشطح
وعقد همه در باب تاثیرات کونیه ونفسیه
واشراف خواطر والقای گرمی در قلوب حضار
وعلم دعوات اسما را بترک جلالی وجمالی آن
از قبیل بدعات حقیقیه ست چه هر که باین
امور اشتغال مینماید آن را از جنس امور یکه
مورث قرب الٰهی میباشد میشمارد بلکه

اور ثابت کرنا جوہر فرد اور باطل کرنا ہیولے اور صورت
اور نفسوں اور عقلوں کا یا بالعکس اسکے اور گفتگو مسئلہ تقدیر
اور کلام مین اور گفتگو ساتھ صادر ہونے عالم کے اوپر
طریق وجوب کے اور ثابت کرنا کہ عالم قدیم ہے اور مانند
اسکے بحثون علم کلام اور الٰہیات فلاسفہ سے سب
بدعات حقیقیہ کے قسم سے ہے اگر صاحب اوسکا اعتقادون
ذکر کیے گئے کو قسم عقیدون دینیہ سے گنے ورنہ اس زمانہ
مین البتہ بیچ بدعات حکمیہ کے داخل ہین اسلیئے کہ
کوشش بیچ معلوم کرنے حقیقت انکے اور اہتمام
ساتھ پاکیزہ کرنے اوسکے اور گنا جانا صاحب اُن فنون کا
زمرہ علمائے دین اور حکمائے ربانیہ سے اور تعریف ساتھ
اسکے مقام ذکر کمالات دینیہ مین محاورہ مشہور عام
بلکہ عام خاص لوگونکے گفتگو مین بہی شایع اور مشہور
ہے مسئلہ دوسرا۔ کوشش کرنے بیچ حاصل کرنے
مقام فنائے علمی اور انسلاخ اور ضمحلال اور منکشف ہونے
غائب چیزین عالم مثال کے اور حاصل کرنے واردات
وجد اور حال اور از خود رفتگی اور استغراق اور بیہوشی
اور شطح ؟ اور پیدا کرنے تاثیرات کے عالم کون اور
نفوس انسانی مین اور مطلع ہونے مضمون دلون کے پر
اور ڈالنے گرمے دل حاضر ہونیوالون مین اور حاصل
کرنے علم دعوت اسمار کے بترک جلالی وجمالی کے قسم بدعتون
حقیقیہ سے ہے اسلیئے کہ جو کوئی ساتھ ان کامونکی مشغول
رہتا ہے اوسکو اوس قسم کی کامونمین کہ باعث قرب خدا ہین گنتے

اکثر همین امور را حقیقت احسان که در شرع مطلوب است میدانند مسئله ثالثه تعیین اوراد و اذکار و ریاضات و خلوات و اربعینات و نوافل عبادات و تعیین اوضاع اذکار از جهر و اخفا و ضربات و اعداد و مراقبات برزخیه و التزام طاعات شاقه همه از قبیل بدعات حقیقیه است نسبت به اکثر طلاب که آنرا اصل کمال شرعی یا از مکملات آن میدانند اما بنسبت خواص که آنرا محض از قبیل وسائل دانسته در تعلیم و ترویج آن سعی می کنند پس از قبیل بدعات حکمیه باشد آری اخص الخواص که محض بنا بر هدایت چندے ازاجنیا که نفوس ایشان در مرتبه قصوری از غناوت یا عصیان واقع شده اند اگر تعلیم امور مذکوره کرده باشند و ایشان را بتماشای این باغ سبز بسوی دام اطاعت حق کشیده باشند و صرف بنا بر اصلاح استعداد ناقصه ایشان بقدر حاجت و ضرورت بطور وسائل بی التزام و ترویج و اهتمام بکار برده باشند و وقت حصول مقصود آنرا ترک داده باشند پس هر چند تعلیم امور مذکوره که از ایشان در بعضے احیان بنسبت بعضے اذهان بحسب اتفاق و رعایه مصلحت وقت

اکثر انہیں کاموں کو حقیقت احسان کی کہ شرع میں مقصود ہے جانتے ہیں مسئلہ تیسرا معین کرنا وظیفوں اور ذکروں کا اور ریاضتوں اور تنہائیوں اور چلّوں اور نفل عبادتوں اور معین کرنا وضعوں ذکر کا پکار کر اور پوشیدہ اور ضربوں اور عددوں اور مراقبوں برزخیہ کا اور لازم پکڑنا عبادتوں مشکل کا سب قسم بدعت حقیقی سے ہے بنسبت اکثر طالبوں کے کہ اسکو اصل کمال شرعی یا مکملات شرعی سے جانتے ہیں مگر بنسبت خاص لوگوں کے کہ اسکو محض قسم وسیلہ سے جانکر بیچ تعلیم اور رواج دینے اسکے کوشش کرتے ہیں پس قسم بدعتوں حکمیہ سے ہوگا ہاں بہت خاص لوگ کہ فقط واسطے ہدایت چند غبیونکے کہ نفس اونکے مرتبہ نہایت میں کندی یا سرکشی میں واقع ہوئی ہیں اگر تعلیم کاموں ذکر کیئے گئے کی کی ہو اور اونکو یہہ باغ سبز دکھا کر طرف جال عبادت حقتعالے کے کھینچا ہو اور محض واسطے درستی استعداد ناقص اونکے بقدر حاجت اور ضرورت بطور وسیلہ کے بلے لازم پکڑنے اور رواج دینے اور اہتمام کرنیکے کام میں لائے ہوں اور وقت حاصل ہونے مقصد کے اسکو ترک کیا ہو پس ہر چند تعلیم ان کاموں ذکر کیے گئے کے کہ اونسے بعض وقت بنسبت بعضے ذہنوں کے اتفاقا واسطے مصلحت وقت کے —

بوجود آید بہ نسبت ایشان از قبیل بدعات
نباشد اما کلام درین مقام در اکثر اہل زمان ما
کہ آنرا مثل شریعت مستمرہ و طریقہ مسلوکہ می شناسند
مسئلہ رابعہ تعیین اعداد و اشخاص و اوقات
واجناس در باب ختم و توشہ و عقد محافل
سماع صوفیہ و محافل کتاب خوانی و مرثیہ
و ماتم و ساختن تعزیہ و شدہ و علم و عقد
ذکر شہادت حضرت امام در ایام عاشورہ
و تعیین چہلم و سیوم و اعراس و تداعی
برای اجتماع در باب زیارت قبور و تعیین
اوقات برای آن و مراقبہ بران و قراءۃ
قرآن بر سبیل اجتماع بران و تعیین اوقات
تصدق عن المیت و التزام قراءۃ فاتحہ
و اخلاص و تعظیم آن و تعیین جنس آن و
مصرف آن و استمداد از اہل قبور و تقبیل
قبور و طواف آن و آستانہ بوسی و قیام
روبروی آن بجہت تعظیم و انداختن چادر
و گل و غلاف بر آن و غسل دادن قبور و روشنی
نمودن و اجتماع کردن بہ نیت تقرب
بر آن و تعیین نماز ہول برای اموات
و اذان بر قبور بعد فراغ از دفن امثال
از امور بیشمار ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است
بہ نسبت اہل زمان کہ اینہمہ امور را التعبداً

ظہور مین آوے بہ نسبت اونکی قسم بدعت سے نہو گی
مگر گفتگو اسجگہہ اکثر اہل زمانہ مین ہے کہ انکے تئین مانند
شریعت جاری اور طریق مستقیم کے جانتے ہین ۔
مسئلہ چوتہا تعین کرنا عددون اور شخصون
اور وقتون اور جنسون کا مقدمہ ختم اور توشہ مین
اور منعقد کرنا مجلسون راگ صوفیون کا اور مجلسون
کتاب خوانی اور مرثیہ اور ماتم کا اور بنانا تعزیہ
اور شدہ اور علم کا اور منعقد کرنا ذکر شہادت
امام حسین کا عاشورے کے دن اور معین کرنا چہلم اور
سیوم اور عرسون کا اور بلا کر اکٹھے کرنا لوگون کا
زیارت قبور کے باب مین اور معین کرنا وقتون کا
واسطے انکے اور مراقبہ کرنا اوپر اور قرآن پڑہنا
جمع ہو کر اوپر اور معین کرنا وقتون خیرات کا میت کی
طرف سے اور لازم پکڑنا پڑہنا فاتحہ اور سورۂ اخلاص کا
اور تعظیم کرنا صدقہ فاتحہ دی ہوئی کا اور معین کرنا جنس
اوسکے اور مصرف اوسکا اور مدد چاہنے اہل قبور سے اور بوسہ
دینا قبرونکا اور طواف کرنا اونکا اور چوکہٹ چومنی اور
کہڑے رہنا روبرو اونکے واسطے تعظیم کے اور ڈالنا چادر
پہولونکا اور غلاف کا اوپر اور غسل دینا قبرونکا اور روشنی
کرنی اور مجمع کرنا بہ نیت حاصل ہونے قرب خدا کے اوپر
اور معین کرنا نماز ہول کا واسطے مردون کے اور اذان
دینی قبرون پہ بعد فراغت کے دفن سے اور مانند اسکی کامون
بہت سے قسم بدعتون حقیقیہ سے ہین بہ نسبت اس زمانہ والونکی کہ

بعمل می آرند مگر بہ نسبت بعضے خواص الخواص
نزد ایشان این امور مذکور محض لغو باشند
وفقط بنا بر موافقت اہل زمان بعمل می آرند
که امور مذکوره بہ نسبت ایشان از قبیل
بدعات حکمیه باشد اگر از شبهات شرعیه و
منکرات دینیه نباشد مسئله خامسه
استحسانات اکثر متاخرین از فقها و صوفیه
که محض بنا بر ظن حصول بعضے منافع دینیه
و مصالح شرعیه بدون تمسک بدلیلے از
دلائل شرعیه عبادات یا معاملات اختراع
می نمایند یا تحدید اصلے از اصول دینیه بحدود
خاصه احداث می کنند تا ترویج امرے که
خامل در قرون سابقه بود بروی کار
می آرند یا احتمال امرے که در آن ازمنه
مروج بود بعمل می آرند مثل نماز معکوس
و وجوب تقلید شخصی معین از ائمه مجتهدین
و هبه ثواب عبادات احیا برای اموات
بخلاف نیابت در عبادات مالیه که آن
ثابت الاصل است و مثل تحدید ذکر کلمه
تهلیل با وضاع مخصوصه از اعداد و ضربات
و جلسات و تحدید بار کثیر بعشر فی العشر
و ترویج انزوا بنا بر اشتغال بعبادت و مطالعه
کتب و ترویج مسائل قیاسیه و کشفیه و استغراق

کرتے ہین مگر بہ نسبت بعضے بہت خاص لوگون کے کہ نزدیک
اونکے یہہ کام ذکر کئے گئے محض لغو ہوتے ہین مگر
بسبب موافقت اہل زمانہ کے عمل مین لاتے ہین پس یہہ کام
مذکورہ بہ نسبت اونکی قسم بدعت حکمیہ سے ہین اگر ممنوعات
شرعی اور منکرات دین سے نہین ہین مسئلہ پانچوان
پسند کیا اکثر پچھلے فقیہون اور صوفیون نے کہ محض
بسبب گمان حاصل ہونے بعضے منفعتون دین اور
مصلحت شرعی کے بغیر تمسک ساتہ کسی دلیل کے
دلیلون شرعی سے عبادتون یا معاملون مین نئی
پیدا کرتے ہین یا معین کرتا کسی اصل کا اصلون دین
سے ساتہ حدون خاص کے نیا پیدا کرتے ہین تا کہ رواج
اوس کام کا کہ گم تہا پہلے قرنون مین ظہور مین لاوین
یا مشابہ اوس کام کا کہ اوس زمانہ مین مروج تہا عمل مین
لاوین جیسے کہ نماز معکوس یا واجب کرنا تقلید کسی
شخص معین کا ائمہ مجتہدین سے اور بخشنا ثواب عبادتون
زندون کا واسطے مردون کے بخلاف نایب ہونکی
عبادتون مالی مین کہ وہ ثابت ہے اصل مین اور جیسے
کہ حد باندہنے ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتہ وضعون
خاص کے عددون اور ضربون اور جلسون سے اور حد
باندہنے بار کثیر کے ساتہ دہ در دہ کے اور رواج دینا
گوشہ نشینی کا واسطے شغل عبادت اور مطالعہ کتابونکے
اور رواج دینا مسئلون قیاسی اور کشفی کا اور ڈوب جانا

بجمیع ہمت خود در آن واحتمال ظاہر کتاب و سنت مگر بطریق تبرک و تیمن و احتمال امر معروف و نہی عن المنکر و عدم مبالات باقامت جہاد لسانی و سنانی و امثال این امور محدثہ شان اختراع میکنند باز آنرا در احکام شرعیہ و عبادات دینیہ و مناقب ایمانیہ مندرج میسازند ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ ست وانچہ در مقام عذران میگویند کہ ہر چند این امر محدث ست اما مشتمل بر مصلحتے از مصالح دینیہ است یا اصل آن در شرع ثابت ست اگرچہ خصوصیت مذکورہ محدث باشد پس مجرد این عذر ہوس مذکورہ را از حد بدعات خارج نمی گرداند آری تحقیق آنکہ این بدعت حسنہ ست یا قبیحہ پس عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ در فصل ثانیہ مذکور خواہد شد واکثر قدما کہ قیاس را تقبیح کردہ اند از لفظ قیاس ہمین معنی مذکور مراد داشتہ اند نہ قیاس شرعی کہ حمل النظیر علی النظیر ست فائدہ ثانیہ در بیان انچہ در بدعت حکمیہ مندرج ست و آن مشتمل ست بر چند مسائل مسئلہ اولے استغراق ہمہ در تحصیل تبحر علوم الہیہ بتتبع مسائل غریبہ علوم عربیہ کہ در فہم کتاب و سنت کہ مبنائے آن بر محاورات عرفیہ ست نہ بر لطایف

ساتھ تمام ہمت اپنی کے اوسمین اور گم کرنا ظاہر قرآن اور حدیث کا مگر بطور تبرک کے اور برکت کے اور چھوڑنا امر معروف اور نہی منکر کا اور بے پرواہی کرنے بیچ قایم کرنے جہاد زبانی اور شمشیر کے اور مانند ان کاموں نئے کے اونکو نکالتے ہین پہر اونکو بیچ حکمون شرعی اور عبادتون دینی اور وصفون ایمانی مین داخل کرتے ہین یہ سب قسم بدعتون حقیقے سے ہے اور جو کچھہ مقام عذر مین کہتے ہین کہ ہر چند یہہ کام نئے ہین مگر ملے ہوئے ہین اوپر مصلحت کے مصلحتون دین سے یا اصل انکی شرع مین ثابت ہے اگرچہ یہہ خصوصیت مذکورہ نئی ہو پس نرا یہہ عذر ان کاموں مذکورہ کو حد بدعتون سی باہر نہین کرتا ہان تحقیق اسکے کہ یہہ بدعت حسنہ ہے یا قبیحہ یعنی نیک ہے یا بد پس عنقریب انشاء اللہ تعالے دوسری فصل مین ذکر ہو گی اور اکثر اگلی لوگون نے کہ قیاس کو برا کہا ہے لفظ قیاس سے یہی معنے مذکور مراد رکھی ہین نہ قیاس شرعی کہ وہ قیاس کرنا مثل کا اوپر مثل کے فائدہ دوسرا بیچ بیان اوسکے جو بدعت حکمیہ مین داخل ہے اور وہ ملا ہوا ہے کئی مسئلون پر مسئلہ پہلا ڈوب جانا بالکل حاصل کرنے تبحر علمون الٰہیہ مین ساتھ پیروی مسئلون نادر اور علمون نادر کے کہ سمجھنے قرآن اور حدیث میں کہ بنا اوسکے اوپر محاورون مشہور کے ہے نہ باریکیون —

شعر بہ چندان دخل نمی دارد و مثل تعمق دقیق
زاید در دقایق منطقیہ والٰہیات وطبعیات
فلسفیہ وتعمق زائد در قواعد اصولیہ و کلامیہ
واسفار فقہیہ مہارت ابواب دانشمندی
از فن مناظرہ وجدل وباب توجیہ وطرق
درآمد در کلام غیر بر سبیل ابطال یا توجیہ
وطرق سد ابواب درآمد مخالف از باب
تقیید وتحدید وتوجیہ وتاویل وامثال آن
از امور یکہ محبیان دانشمند بعمل می آرند
ودر میان امثال خود بآن تفاخر می نمایند
ودر تحصیل احاطہ نوادر اشعار وقواعد عروض
ودر ضبط مسائل فرضیہ فقہیہ متوہم الوقوع
ودر اشتغال بریاضیات وفن تواریخ وفن
تکثیر ونقوش وامثال آن از فنون نادرہ
ہمہ از قبیل بدعات حکمیہ است بنسبت عقلاء
اہل زمان کہ حصول امور مذکورہ را از جنس
قربات اللہ ومحامد شرعیہ نمیدانند اما عمر
گرانمایہ را در تحصیل امور مذکورہ بوجہی اضاعت
مینمایند کہ طالب حق اوقات عزیزہ خود را
در تفتیش اصول دین وتحقیق احکام شرع
متین صرف مینماید و بآن اضاعت عمر
انواع مفاخرات ومباہات می نمایند و از
جنس مدایح ومناقب میشمارند چنانچہ تو[illegible]

شعر پر کچھ ایسا دخل نہیں رکھتے اور مثل تحقیق باریکیوں
زیادہ پیچ دقیقوں منطق اور الٰہیات اور طبعیات حکیموں کے
اور بہت غور پیچ قاعدوں اصولیوں اور متکلموں اور
کتابوں فقیہوں میں اور پیدا کرنے مہارت باتوں
عقلمندی میں فن مناظرہ اور لڑائی سے اور توجیہ اور
رستوں آنے کلام دوسرے میں اوپر طریق باطل کرنے کے اور
یا توجیہ اور طریقوں بند کرنے دروازوں آنے مخالف کے یا
قید لگانی یا حد باندھنی اور توجیہ اور تاویل سے اور مانند اسکے
ان کاموں سے کہ جواب دینے والے عقلمند عمل میں لاتے ہیں اور
درمیان ہمسروں اپنی کی اسکے سبب فخر کرتے ہیں اور بیچ تحصیل
کرنے نادر بیتوں اور قاعدوں علم عروض کی اور بیچ ضبط
کرنے مسئلوں فرضی فقہیہ کے واقع ہونا وہکا فقط وہمی ہے
اور شغل کرنے فن ریاضی اور فن تواریخ اور فن تکثیر اور نقش کھینچنے میں اور مانند
اسکے فنون نادر میں سب قسم بدعت حکمی سے ہیں بنسبت عقلاء
اس زمانہ کی کیونکہ حاصل کرنے ان کاموں کو جو ذکر ہوئے قسم
نزدیکی خدا اور تعریفوں شرعی سے نہیں جانتے مگر عمر عزیز
قیمت کو حاصل کرنے ان کاموں مذکورہ میں اس طرح ضایع
کرتے ہیں کہ جیسے طالب خدا اوقات عزیز اپنے تفتیش
اصل دین اور تحقیق احکام شرع مستحکم میں صرف کرتے ہیں
اور اس ضایع کرنے عمر پر طرح طرح کے فخر اور فخر کرتے
ہیں اور قسم تعریف اور توصیف سے
گنتے ہیں جیسا کہ تفسیر نفیس —

باین سفاہت واسراف عمر درمیان ایشان
جاریست و امثال این سفیہا مسرفین عمر را
بسبب حصول این امور مذکورہ بنظر توقیر
واجلال مے بینند اگرچہ ذرہ از طلب راہ
دین ندانشتہ باشند و تخمی از خشیتہ کہ
شعار علما رست در دل نکاشتہ وجوی
از علم وعمل از خرمن سنت نہ برداشتہ
وقاعدین این فنون را بنظر حقیر واہانت
می بینند اگرچہ بشعار طلب حق معلم باشند
وبتفتیش سنت وابستہ وبلباس تقوی
لابس سبحان اللہ انحال عقلاء زمانہ است
کہ خود را در زمرۂ علماء می شمارند ووای
برحال سفہا یعنی جہال طلبہ علم کہ جہل مذکور
را عین علم میدانند واسراف وسفاہت
را عین قربت وعبادت وہمین سفہا و
مسرفین را علماء مستندین می شمارند پس
این امور مذکورہ بہ نسبت ایشان از اقبح
بدعات حقیقیہ است و افحش منکرات شرعیہ
وانچہ در باب طلب علم وافادہ علماء در
سنت وارد گشتہ ہمین قدر است کہ چنانکہ
سپاہیان اطاعت شعار وخدمتگاران
کارگذار کہ ملازمان سلاطین کبار
ومتعلقان سرکار امراء عالیمقدار میباشند

ساتھ اس بیوقوفی اور ضایع کرنے عمر کے درمیان انکے
جاری ہین اور ایسی بیوقوفون ضایع کرنیوالون عمر کے
تئین بسبب حاصل کرنے ان کامونکے بنظر عزت اور
بزرگی کے دیکھتے ہین اگرچہ کچھ بھی طلب راہ دین کے
نہ رکھتے ہون اور کوئی بیج خوف خدا سے کہ طریق علما کا
ہے دلمین نہ بویا ہوا اور خوشہ بھی علم اور عمل کا کھلیان
سنت سی نہ حاصل کیا ہو اور حاصل کرنیوالون اِن
فنون کو بنظر حقارت اور اہانت دیکھتے ہین اگرچہ ساتھ
طلب خدا کے نشان رکھتی ہون اور تلاش سنت مین
سرگرم ہون اور لباس پارسائی کا پہنے ہون سبحان اللہ
یہہ حال عقلمندون زمانہ کا ہی کہ اپنے تئین گروہ مین
علما کے گنتے ہین اور افسوس اوپر حال احمقون یعنی
جاہل طالب علمونکے کہ اس جہل مذکور کو عین علم جانتے
ہین اور اسراف عمر اور بیوقوفی کو عین قرب خدا اور
عبادت اور انہین احمقون اور مسرفونکو عالم قابل سند
کے گنتے ہین پس یہ کام مذکورہ بہ نسبت انکی بدترین
بدعتون حقیقی سے ہے اور بڑا زیادہ تر برائیون شرعی
سے اور جو کچھ مقدمہ طلب علم مین اور بیچ فائدہ پہنچانے
علما کے عوام کو حدیث مین آیا ہے وہ اسیقدر ہے
کہ جیسے سپاہی بندگی شعار اور خدمتگار کارگذار کہ
نوکر بادشاہون بڑے اور ملازم سرکار امیرون عالیقدر
کے ہوتے ہین -

شب و روز در تفتیش احکام مندرجهٔ
پروانجات که در باب نظم و نسق کار و بار
ایشان صادر گردیده مشغول میمانند و
بمجرد اطلاع بر احکام مذکوره در سرانجام
دادن مهمات مطلوبه سرگرم میگردند لیکن
ازبسکه تحریر پروانجات نواحی هندوستان
در زبان فارسی مروج است و بر بعضی
اصطلاحات آئین احکام مشتمل میباشد
و بعضی از ایشان بزبان فارسی مهارت
می دارند بعضی نه همچنین بعضی بر اصطلاحات
مندرجه بسبب ملاقات باحضار دربار اطلاع
می دارند و بعضی نه بنابران چنانکه بر ذمه
ناواقفان مذکورین سرانجام کردن احکام
مذکوره لازم است همچنین تفتیش آن از
واقفان نیز لازم چنانکه بر ذمه واقفان
امتثال احکام مذکوره لازم است همچنین
اعلام ناواقفان نیز و هرگاه که ناواقفان
بران احکام مطلع گردیدند ایشان هم
مثل جماعت اول واقف گردیدند گو صنعت
خط و کتابت مهارت نداشته باشند پس
اعلام ناواقفان دیگر بر ذمهٔ ایشان هم
لازم گردید و همه ها در مقدمه اطاعت اصل
حاکم و امتثال احکام او متساوی اند کسی از

رات دن تلاش میں حکموں مندرجہ پروانوں کے کہ
متعلقات بندوبست کاروبار میں اونکے وارد ہوتی
ہیں مشغول رہتی ہیں اور اطلاع پاتی ہے احکام
مذکورہ پر بیچ سرانجام کاموں طلب کیے گئے کے سرگرم
ہوتے ہیں لیکن اس سبب سے کہ لکھا جانا پروانوں کا
اطراف ہندوستان میں بیچ زبان فارسی کے مروج ہے
اور اوپر بعضے اصطلاحوں قواعد احکام کے مشتمل
ہوتا ہے اور بعضے اونکے زبان فارسی میں مہارت
رکھتے ہیں اور بعضے نہیں رکھتی اور اسیطرح بعضے
اصطلاحات مندرجہ پر بسبب ملاقات حاضر ہونی دربار
کے اطلاع رکھتی ہیں اور بعضے نہیں اسلیئے جیسا کہ
اوپر ذمہ ناواقفوں ذکر کیئے گئے کے سرانجام کرنا
حکموں مذکور کا لازم ہے اسیطرح تلاش اون کے
واقفوں سے بھی لازم ہے اور جیسے کہ اوپر ذمہ
واقفوں کے تعمیل حکموں مذکور کے لازم ہی اسیطرح
آگاہ کرنا ناواقفوں کا بھی اور جب ناواقف اوس
احکام پر مطلع ہو گئے تب وہ بھی مثل جماعت اول کے
واقف ہو گئے گو صنعت لکھنے پڑھنے میں مہارت
نہ رکھتے ہوں پس آگاہ کرنا اور ناواقفوں کا اوپر
ذمہ انکے سبھی لازم ہوا اور سب بیچ مقدمہ فرمانبرداری
اصل حاکم کے اور بجا لانے اوسکے حکموں کے
برابر ہیں کوئی اون میں

ایشان بسبب ناواقفیت مذکوره حاصل عالم نشده و دیگر به سبب نشنیدن احکام خود از زبان شخص اول از زمره نوکران او نگردیده بلکه همه ها را باید که در سر انجام کردن مهمات مذکوره کوشش نمایند و از گفتگوی فضول که در امتثال احکام مذکوره چندان دخل نمیدارد اجتناب ورزند همچنین بندگان حق جل وعلا را باید که دایما در تفتیش احکام مندرجه قرآن مجید مستغرق الهمت باشند لیکن از بسکه قرآن مجید در زبان عربی است و مشتمل اصطلاحات شرعیه پس آنانکه بلسان مذکور مهارة نمیدارند و بر اصطلاحات مسطوره مطلع نشده اند لابد بر ذمه ایشان استفسار آن یعنی از ماهران لسان عربی و واقفان سیرة نبوی لازم آمد و اعلام ناواقفان بر ذمه واقفان واجب گردید بعد اطلاع بر احکام شرعیه امر بالمعروف و نهی عن المنکر بر ذمه همه کس واجب شد و احتراز از تدقیقات زائده شعار عبودیه شمرده شد و تقلید محض به نسبت انبیا علیهم السلام همه کس را لازم آمد بالجمله تقلید نبی امی فخر ماست تاج لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

اونمین سے بسبب ناواقفیت مذکور کے حاصل عالم نہین ہوگیا ہے اور دوسرا بسبب سننے حکمون اپنے کے زبان شخص اول سے اوسکے نوکرون سے نہین ہوگیا ہے بلکہ سبکو چاہیئے کہ سرانجام کرنے مہم مذکور مین کوشش کرین اور گفتگوی بیکار سے کہ بجالانے حکمون مذکور مین چندان دخل نہین رکھتے بچین ایسا ہی بندگان حق تعالی کو چاہیئے کہ ہمیشہ تلاش حکمون مندرج قرآن شریف مین دلسے مشغول رہین لیکن اس سبب سے کہ قرآن مجید زبان عربی مین ہے اور ملا ہوا ہے اصطلاحون شرعی پر پس وہ لوگ کہ زبان مذکور مین مہارت نہین رکھتے اور اصطلاحون مذکور پر مطلع نہین ہوی ہین ضرور اونکے ذمہ پر دریافت اس معنی کا جاننے والون زبان عربی اور واقفون خصلت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے لازم پڑا اور آگاہ کرنا ناواقفون کا اوپر ذمہ واقفون کے واجب ہوا اور بعد اطلاع کے احکام شرعی پر امر معروف اور نہی منکر اوپر ذمہ سب کے واجب ہوا اور بچنا باریکیون زاید سے طریقہ عبودیت گنا گیا اور تقلید صرف بہ نسبت نبیون کے کہ اون پر سلام ہو سب پر لازم آئے خلاصہ یہہ کہ تقلید نبی امی کی فخر ہمارا ہے اور تاج ترجمہ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے —

اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ بر سر داریم
وخلعت نَحْنُ اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا
نَحْسِبُ در بر از ہمہ فنون دانشمندی
وصنایع فضلیت نمائی بیزاریم و از مائدہ
سنتہائے نبویہ زلہ بردار وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی
ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا مسئلہ ثانیہ
اہتمام بلیغ بمحافظت اوضاع محدثہ در باب
زی لباس و در باب رفتار و گفتار و در
باب تعیین اوقات خلوت و جلوت و ہیات
نشست و برخاست و تحیۃ و ملاقات
و تشخیص افعال و اقوال مخصوصہ در باب
تعظیم و اکرام و خطاب و کلام و تخصیص بعضے
ایام بعقد محافل ہمسربان مجالس و یاران
موانس و عقیدتمندان حقیقی و اخلاص کیشان
تحقیقی و امثال آن کہ در ارباب مناصب
شرعیہ مثل علما و قضاۃ و اولاد و تلامذہ
ایشان یا در مقلدان کبرای صوفیہ
مثل سجادہ نشینان مشایخ کرام و مریدان
ایشان یا در مدعیان مقام ترک و تجرید
مثل خانقاہ نشینان و سرگروہان
آزادان تابعیہ و مداریہ و جلالیہ
اتباع ایشان کہ محض بنابر تحفظ شعار
منصب خود و اسلاف خود و رعایت

پیروی اچھی - سر پر رکھتے ہیں ہم اور خلعت
حدیث کہ ہم گروہ ناخواندہ ہیں نہ ہم لکھتے ہیں
اور نہ حساب جانتے ہیں - بیچ بغل کے تمام فنون
عقلمندی اور کاریگریوں فضیلت ظاہر کرنیوالے کے
سے بیزار ہیں ہم اور خوان سنت نبوی سے جو بہتہ
اوٹھانیوالے - اور تعریف کرتے ہیں اللہ اوپر
بہت تعریف مسئلہ دوسرا اہتمام بہت
ساتھ نگہبانی نئی وضعوں کے بیچ مقدمہ وضع
اور لباس کے اور چلنے اور گفتگو کرنیکے اور معین
کرنے وقتوں تنہائی اور مجمع میں بیٹھنے کے اور صورتوں
بیٹھنے اوٹھنے اور سلام اور ملاقات کی اور معین کرنا
کاموں اور باتوں خاص کا باب تعظیم اور تکریم اور
بولنے اور بات کرنے میں اور خاص کرنا بعضے دنوں کا
ساتھ منعقد کرنے مجلس ہمنشین اور یاران ہمخواہ
اور معتقدوں حقیقی اور اخلاص مندوں تحقیقی اور
مانند انکے کے بیچ منصب داروں شرعی مثل عالموں
اور قاضیوں اور اولاد اور شاگردوں انکی یا بیچ
مقلدوں بڑے صوفیوں کے مانند سجادہ نشینوں
مشایخ بزرگ اور مریدوں اونکے یا بیچ دعوے
کرنیوالوں مقام ترک اور تنہائی کے مانند خانقاہ کے
بیٹھنے والونکے اور سردار آزادوں اور قلندروں اور
مداریوں اور جلالیوں اور پیروں انکی کی کہ محض واسطے
محفوظ رکھنی طریق منصب اپنے اور بزرگوں اپنی اور رعایت

امتیاز خود و کبراء خود از سائر مسلمین مروج
گردیده مثل اجتناب از نکاح باوجود استحقاق
محض بنا بر حفظ عنوان درویشی یا احتراز
از مکاسب معاشیه باوجود فراغت اوقات
از ضروریات معادیه و معاشیه یا باوجود
عروض افلاس و سنوح حاجات بحدی که
باعث تحمل مذلات سوال حالی و قالی
گردند پس باوجود اینهمه محض بنا بر حفظ
عنوان خاندان مکاسب را از جنس
بواعث لحوق عار و موجبات عیب شناعت
شمرده ازان اجتناب می ورزند اگرچه
آنرا از ممنوعات شرعیه نمی دانند و مثل
احداث تعظیمات قولیه و فعلیه در مقام
سلام علیک و مصافحه عند الملاقات
و مثل اعتبار شدید بترویج القاب مشعره
بر مناصب شرعیه رفیعه مثل مولوی فلانی
و شاه فلانی و امثال آن از امور بسیاری
که تعداد آن درینچند اوراق خیلی متعذر
مینماید همه از جنس بدعات حکمیه است به نسبت
عقلاء ایشان که امور مذکوره را باوجودی
که از جنس لغو و لاطایل دانسته اند محض
بنا بر حفظ عنوان خاندان بعمل می آرند
واما به نسبت سفهاء ایشان که امثال

ممتاز ہونے اپنے اور بزرگون اپنے کے تمام مسلمانون سے
مروج ہوا ہے جیسے بچنا نکاح سے باوجود مقدور کے
فقط واسطے حفاظت طریق درویشی کے یا بچنا
کسب معاش سے باوجود فراغت اوقات کی ضروریات
آخرت اور زندگانی سے اور باوجود پیش آنی مفلسی
اور واقع ہونے حاجتون کے ساتہ اس حد کہ سبب
اوٹہانی ذلتون سوال بطور صورت بنانی یا زبان سے
کہنے کا ہو دین پس باوجود اس سب کے محض واسطے محافظت
طریق خاندان کے کسب کرنیکو سبب جنس سے لاحق
ہونے عار اور باعث رجوع ہونے طعن کا جانکر اوس سے
پرہیز کرتے ہین اگرچہ اسکو ممنوعات شرعی سی نہین جانتے
اور مانند پیدا نکالنے تعظیمون زبانی اور فعلی بجاے
سلام علیک اور مصافحہ وقت ملاقات کے اور مثل اہتمام
بہت رواج دینے القاب کے وہ فتنہ کرنیوالے اوپر
منصب شرعی بلند کے ہین جیسے مولوی فلانے
اور شاہ فلانے اور مانند اسکے کامون بسیار سے کہ
گنتی اونکے اس چند ورقون مین مشکل ہے سب قسم
بہ نسبت عقلمندون انکے کے بدعتون حکمی سی ہے
کہ کامون مذکور کو باوجود اسکے کہ قسم لغو اور بیکار
سے جانتے ہین محض واسطے نگاہ رکھنے طریق
خاندان کے عمل مین لاتے ہین اور بہ نسبت
بیوقوفون انکے کہ مستقل —

این سفاهات را عین کمالات دانسته
اهتمام بمحافظت این اشیاء محدثه بیش
از بیش بر بعضے کار می آرند پس امور مذکوره
به نسبت ایشان از قبیل بدعات حقیقیه است
که از عنوانات مناسبه شرعیه شمرده میشود
واما آنچه از عنوانات امور معاشیه شمرده میشود
مثل وردی سپاهیان و امثال ایشان
پس از ما نحن فیه خارج است **مسئله ثالثه**
التزام بعضے مباحات شرعیه محض بنا بر تقلید
آبا و اجداد و بنا بر موافقه اقران و اخوان
بدون ظن حصول منفعتے از منافع اخرویه و یا
غرضے از اغراض دنیویه همه از قبیل بدعات
حکمیه است و به نسبت اکثر اهل زمان اما به نسبت
بعضے از ایشان پس از قبیل شرک و به نسبت
بعضے از قبیل بدعت حقیقیه و به نسبت بعضے
از قبیل امور معاشیه و به نسبت بعضے از لهو
لهویه تفصیل این اجمال آنکه چنانکه هرچند
شارع جل جلاله بعضے احکام شرعیه را
بنا بر رعایت بعضے مصالح معاشیه یا معادیه
مقرر فرموده است مثل تعیین صلواة برائے
توجه الی الله و رخص مسافر برای دفع مشقت
و عدة برائے استبراء رحم و امثال آن
اما عباد را باید که قطع نظر از مصالح کرده

اس بیوقوفی کو عین کمال جانکر اہتمام نگہبانے
ان چیزون نئی کا زیادہ حد سے کام مین لاتے ہین
پس کام مذکور بنسبت انکی قسم بدعت حقیقیہ سے ہین
کہ نشان مضمون شرعی سے گنے جاتے ہین اور
جو کچھہ کہ نشانیون کام دنیا سے شمار کیے جاتے ہین
جیسے وردی سپاہیون کی اور مانند اسکے پس وہ
بحث ہمارے سے کہ ہم اسمین بحث کرتے ہین باہر
ہے **مسئلہ تیسرا** لازم پکڑنا بعضے جایز کامون
شرعے کا کہ صرف واسطے پیروی کے باپ دادون کے
اور واسطے موافقت ہمسرن اور بھائیون کے
کرتے ہین اگرچہ گمان حصول کسی نفع کے نفعون
آخرت سے یا کسے غرض کے غرضون دنیا سے نہو
یہہ سب قسم بدعت حکمیہ سی ہے بنسبت اکثر لوگون
اس زمانہ کی اور بنسبت بعضون کے اونسے قسم شرک
سے اور بنسبت بعضون کے قسم بدعت حقیقیہ سے اور
بنسبت بعضون کے قسم کامون معاش سی اور بنسبت
بعضون کی کامون کھیل اور لغو سے ہے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے جیسے کہ ہرچند شارع جل شانہٗ نے
بعضے حکمون شرعی کو واسطے رعایت بعضے مصلحتون
دنیا یا آخرت کے مقرر فرمایا ہے جیسے تعیین نماز کی
کیواسطے متوجہ ہونے طرف خدا کے اور رخصت مسافر کی
واسطے دور کرنے مشقت کے اور عدۃ واسطے پاکی کوکھ
رحم کے اور جو مانند اسکی ہی مگر بندونکو چاہیئے کہ قطع نظر

در محافظت نفس صورة احکام شرعیه سعی بلیغ نمایند و بنا بر ظن حصول مصلحت شرعیه در غیر صور معینه بالکل وجه هرگز در اقامت صورة مذکوره مداهنت نه نمایند و تبدیل و تغییر را در آن راه ندهند مثلا در محافظت صورة نماز اگرچه عاطل از معنی حضور باشد سعی بلیغ باید کرد و مراقبه معینه ذاتیه را اگرچه سراسر بری از معنی حضور باشد در عوض او استعمال نباید کرد و در سفر بی مشقت اعراض از رخص شرعیه نباید کرد و در صنایع شاقه مثل حداده و امثال آن که مراتب اشق از سفر باشد رخص مذکور را استعمال نباید نمود و بر تقدیر یقین بخلو رحم از علوق عدت نباید گذاشت بالجمله صور احکام شرعیه در باب اطاعت شارع قطع نظر از مصالح مرعیه خود مقصود لذاتها گردیده همچنین بعضی از عقلاء تجربه کار بعضی از اشیاء مباحه را بنا بر بعضی مصالح معاشیه ترویج می نمایند پس کسانیکه طالب مصالح مذکوره میباشند صورة مروجه را اقرب طرق حصول مصالح مذکوره دانسته بعمل می آرند آخر شده در عوام الناس دایر و سایر می گردد.

نگہبانی اصل صورت حکموں شرعی میں کوشش بہت کریں اور بسبب گمان حاصل ہونی مصلحت رعایت کی گئی بیچ ماسوا صورت مقررہ کے اچھی طرح ہر وجہ ہرگز قایم کرنی صورت مذکور میں سستی نکریں اور تبدیل اور تغییر کو اوسمیں دخل ندیں جیسے بیچ حفاظت صورت نماز کی اگرچہ خالی یعنے حضور قلبی سی ہو کوشش تمام چاہیے اور مراقبہ معیت ذاتی کا اگرچہ سراسر بھرا ہوا معنے حضور سی ہو نماز کے بدلے نگلیں نہ لاویں اور سفر بے مشقت میں منہ پھیرنا رخصتوں شرعی سے نہ چاہیے اور بیچ کاموں مشقت میں مثل کام لوہاری اور مانند اوسکے کہ بہت مشکل سفر سے ہو رخصت مذکور کا استعمال نکرنا چاہیے اور بر تقدیر یقین خالی ہونے رحم کے بستے یعنے علقہ سے عدت چھوڑنی نہ چاہیے خلاصہ یہہ کہ صورت احکام شرعی کے فرمان برداری شارع میں قطع نظر مصلحتوں رعایت کی گئی سے بالذات مقصود ہوئی ہے اسیطرح بعضے عقلمند تجربہ کار بعضے چیزوں مباح کو بسبب بعضے مصلحتوں دنیا کے رواج دیتے ہین پس جو لوگ کہ طلبگار مصلحت مذکور ہوتے ہین صورت مروجہ کو نزدیک ترین رستوں سے حاصل کرنے مصلحت مذکور کا جانکر عمل میں لاتے ہین آخر ہوتے ہوتے عوام لوگوں میں وہ رواج مروج اور مشہور ہوتا ہے —

ومصلحت مذکوره در اکثر ناس باختفا می رود
وصورة مروجه مسلم خواص و عوام میشود واکثر
اشخاص صرف محافظة نفس آنصورة مروجه قطع نظر
بر اشتمال او بر مصلحت مذکوره جد وجهد
بلیغ مینمایند چنانچه اگر مصلحت مذکوره از
صورة مسطوره مفقود گردد بلکه در التزام
آن لحوق انواع مضرات بنظر آید هرگز آنرا
از دست ندهند وهمچنین اگر برای حصول
مصلحت مذکوره طریقی دیگر غیر صورت
مروجه میسر الحصول باشد هرگز تبدیل
آن روا ندارند وتارک صورة مذکورة
درمیان ایشان آنقدر مطعون وملام
گردد که تارک اصل مصلحت آنقدر مطعون
وملام نگردد پس درین هنگام آنصورت
مروجه را رسم میگویند مثلا عقلاء سلف
بنابر ایصال ثواب صدقات بسوے
اموات اطعام طعام مقرر کرده بودند
واز بسکه محتاجین اقربا در باب مصارف
مطلق صدقات مقدم اند بر غیر اقربا
بنابران محتاجین اقربا را تقدیم میکردند
واین امر شده شده درین زمان بحدے
رسیده که در بابت تقسیم طعام سیوم وچهلم
واعراس میان اقربا بمعنی تصدق

اور مصلحت مذکور اکثر لوگون مین پوشیدہ ہوجاتی
ہے اور صورت رواج پائی ہوئی سب خاص وعام
مین مسلم ہوتی ہے اور اکثر لوگ حفاظت خاص اوس
صورت مروجہ مین قطع نظر ملے ہونے اوسکے مصلحت
مذکور پر بہت کوشش حد سے زیادہ کرتے ہین
جیسے کہ اگرچہ مصلحت مذکور اوس صورت مسطور مین
سے جاتی رہے بلکہ لازم پکڑنے اوسکے مین پیش آنا
طرح طرح کی مضرتون کا نظر آوے ہرگز اوسکو ہاتھ سے
نہین چھوڑتے اسیطرح اگر واسطے حاصل ہونے مصلحت
مذکور کے رستا دوسرا سوای صورت مروجہ کے
آسان حصول مین ہو ہرگز تبدیل اوسکی جایز نہین رکھتے
اور ترک کرنیوالا صورت مذکور کا درمیان اونکے
اسقدر محل طعنہ اور ملامت کا ہوتا ہے کہ چھوڑنیوالا
اصل مصلحت کا اسقدر طعنہ دیا گیا اور ملامت کیا گیا
نہین ہوتا ہے پس اسوقت اوس صورت مروجہ کو
رسم کہتے ہین مثلا پہلے عقلمندون نے واسطے پہونچانے
ثواب خیرات کی طرف میتون کی کہانا کہلانا مقرر
کیا تہا اور چونکہ محتاج اقربا دینے مین ہر صدقات کی
غیر اقربا پر مقدم ہین اس نظر سے محتاج اقربا کو مقدم
کرتے تھے اور یہ کام ہوتی ہوتی اس زمانہ مین اس حد کو
پہونچا کہ بانٹنی کہانا سیوم اور چہلم اور عرسون مین
درمیان اقربا کے معنے صدقے کے ۔

عن المیت وقضاء حاجت محتاجین اصلا ملحوظ نیست حتی کہ اگر لفظ تصدق عن المیت وقضاء حاجت محتاجین بزبان رانند اغلب کہ اکثر اقربا و اہل عزت طعام مذکور را قبول نمایند بلکہ آنرا بمشابہ سب وشتم در حق خود تصور کنند وتقسیم طعام بحدی مسلم خاص وعام گردیدہ کہ اگر شخصی انواع صدقات برای اموات خود نماید اما تقسیم طعام بطریق مروج بعمل نیارد بحدی مطعون وملام گردد واگر گاہے تصدق برای ایشان بعمل نیارد ولیکن تقسیم مذکور بطریق مروج نماید ہرگز گوشہٴ از طعن وملامت بسوی او عاید نگردد پس تقسیم طعام مذکور درین زمان از قسم رسوم است نہ از قسم عبادات پس کسیکہ آنرا از قسم رسوم دانستہ بعمل می آرد در حق او از قسم بدعات حکمیہ است وکسیکہ آنرا موجب ثواب اموات دانستہ بعمل می آرد در حق او از قسم بدعات حقیقیہ است وکسیکہ آنرا باعث توجہ ارواح اموات وجالب رضای ایشان دانستہ بعمل می آرد و باز توجہ ارواح ایشان را سبب قضای حوایج خود وعلۃ حصول مقاصد خود میدانند وہمچنین ترک رسوم

میت کی طرف سی اور ادا کرنا حاجت محتاجونکا بالکل خیال مین نہین ہے یہانتک کہ اگر لفظ صدقہ میت یا حاجت روائی محتاجون کا زبان پر آوے تو غالب ہے کہ اکثر اقربا اہل عزت اوس کہانے مذکور کو قبول نکرین بلکہ اوسکو مانند تبرا اور برا کہنے کے اپنے حق مین تصور کرین اور تقسیم کہانے کے اس حد مین مسلم خاص اور عام ہوئی ہے کہ اگر کوئی شخص طرح بطرح کے صدقی واسطے مردون اپنے کے کرے مگر تقسیم کہانیکے بدستور مروج عمل مین نہ لاوے نہایت لایق طعنہ اور ملامت کے ہوتا ہے اور اگر کبہے خیرات واسطے اونکے نکرے لیکن تقسیم مذکور بطور رواج کے کرے ہرگز کسیطرحکا طعن اور ملامت اوسکے طرف نہین آتا ہے پس تقسیم کہانی کی اس زمانہ مین قسم رسمون سے ہے نہ قسم عبادتون سے پس جو کوئے اسکو قسم رسم سے جانکر عمل مین لاوے اوسکے حق مین قسم بدعتون حکمیہ سے ہے اور جو کوئے اسکو باعث ثواب مردون کا جانکر عمل مین لاوے اوسکے حق مین قسم بدعتون حقیقے سے ہے اور جو کوئی اسکے تئین سبب توجہ ارواح مردون کا اور باعث رضامندی اونکا جانکر عمل مین لاوے اور پہر توجہ ارواح اونکے کو سبب روا ہنو حاجتون اپنے کا اور سبب بر آنے مقصدون اپنے کا جانے اور اسیطرح چہوڑنے رسمون مذکور کو

مذکوره را مورث طرد و لعن ایشان
فهمیده و آنرا موجب نحوست و بال و علت
برهمی مقاصد خود و پریشانی مطالب
خود دانسته از آن اجتناب ورزد و در حق
او از قسم شرک است و کسیکه بنابر حصول
کردن معرفت و روشناسی در سرکار
امیری از امرا بطریق اهداء طعام مذکور
بتقریب سیوم و چهلم بعمل می آرد در حق او
از قسم امور معاشیه است و کسیکه محض
بنابر اجتماع احبا بحسب اتفاق در بعض
اوقات تقریبات مذکوره را برروی کار
مے آرد در حق او از قسم لهو است لیکن
مبلغ خطیر دران صرف کند در حد اسراف
داخل خواهد گردید بالجمله معنی رسم این
است که امری محدث از مباحات شرعیه
درمیان اکثر طوایف انام عوام بطریق
التزام مروج بحدی شده باشد که تارک
آن امر درمیان اکثر ایشان مطعون
و ملام گردد و تعامل در آن امر درمیان
اکثر ناس بنابر مجرد تقلید اسلاف یا
موافقت اقران و اخوان قطع نظر از
حصول منفعت و لحوق مضرت جاری
شده باشد پس همین امر را رسم میگویند

مذکور کو باعث دوری اور لعن اونکا سمجھے اور اوسے
تئین سبب مصیبت اور وبال اور موجب برہم ہونے
مقصدون اپنے اور پریشانی مطلبون اپنے کا
جانکر اوس سے پرہیز کرے اوسکے حق مین قسم
شرک سی ہے اور جو کوئے بہ سبب حاصل کرنے
ملاقات اور آشنائی کے سرکار مین کسی امیر کے
امیرون سے بطور ہدیہ کے کہانا مذکور تقریب
سیوم اور چہلم سے بہیجے اوسکے حق مین قسم کامون
معاش سی ہے اور جو کوئی صرف واسطے جمع ہونے
دوستون کے بحسب اتفاق بعضے وقت تقریبات
مذکور ظہور مین لاوے اوسکے حق مین قسم کھیل سے
ہے پس اگر روپیہ بہت اوسمین صرف کرے حد اسراف
مین داخل ہوگا خلاصہ معنی رسم کے یہہ ہین کہ جو کام
نیا مباحون شرعی سے درمیان اکثر عام
لوگون کے بطریق لازم پکڑنے کے مروج اس
حد کو ہوا ہو کہ ترک کرنیوالا اوسکام کا درمیان
اکثر اونکے طعنہ دیا گیا اور ملامت کیا گیا
ہوتا ہے اور عملدرآمد اوسکام مین بیچ اکثر
لوگون کے بسبب محض پیروی بزرگون کے
یا موافقت ہمسرون اور بھائیون کے قطع نظر
حاصل ہونے نفع یا لاحق ہونے ضرر کے جاری
ہوا ہو پس اسی کام کو ہم رسم کہتے ہین ۔